Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸ / ۴۳	اتوار۔۲۳۔ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۱۶۔ہجرت ۱۳۷۲ہش، ۱۶مئی ۱۹۹۳ء	نمبر ۱۱۱

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض بدیوں سے بعض اعمال حبط بھی ہو جاتے ہیں۔ ریاکاری بھی حبطِ اعمال کے واسطے ایک خطرناک کیڑا ہے۔ مثلاً ایک مجلس میں چندہ ہوتا ہے۔ ایک شخص اٹھتا ہے میرا پانصد روپیہ لکھا جاوے۔ اب اگر صرف دکھاوے اور واہ واہ کی آواز کے واسطے یا نام پیدا کرنے کے واسطے ایسا کرتا ہے تو اس کا اجر اس نے پا لیا عند اللہ اس کے واسطے کوئی اجر نہ ہوگا۔" (ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۵۸)

"غرض جس کام میں ریاکاری کا ذرہ بھی ہو وہ ضائع جاتا ہے۔ اس کی وہی مثال ہے جیسے ایک اعلیٰ قسم کے عمدہ کھانے میں کتّا منہ ڈال دے۔ آج کل بھی یہ مرض بہت پھیلا ہوا ہے اور اکثر امور میں ریاکاری کی ملونی ساتھ ہوتی ہے۔ پس اعمال میں یہ ملونی ہونی نہ چاہیئے۔ اصل میں انسان ایک حد تک معذور بھی ہے کہ ملونی کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مکمل تو ہے نہیں۔ جب تک اسے نفسِ مطمئنہ حاصل نہ ہو جائے اور کسی کی لعن کی پروا نہ کرے۔ اس کے اعمال میں ایسا اخلاص ہو جائے کہ تعریف کرنے والا اور گالی دینے والا، مناقب بیان کرنے والا اور حقارت سے دیکھنے والا اس کی نظر میں یکساں ہو جائیں اور یہ دونوں کو برابر جانے، مُردے کی طرح جانے جو نہ اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہے اور نہ سنوار سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۵۹)

سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایئے

ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلہ کو فائدہ پہنچے۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہے ۷، مارچ ۱۹۴۷ء)

دُعا کی درخواست

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب۔ سرگودھا۔ ایک عرصہ سے گردوں کی تکلیف اور جوڑوں کے درد سے بیمار ہیں۔ آپ کے پاس مریضوں کے علاج کے سلسلہ میں کام بھی بہت زیادہ ہے۔ اس وجہ سے بھی طبیعت نڈھال رہتی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور لمبی عمر سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محسن رشید صاحب جھنگ صدر کے والد مکرم عبدالرشید صاحب ولد علاؤالدین بقضائے الٰہی ۴ مئی ۱۹۹۳ء کو وفات پاگئے ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔ آپ حافظ محمد رمضان صاحب کے بھتیجے تھے۔ نماز جنازہ امیر جماعت (جھنگ) نے پڑھائی۔ لواحقین میں ایک بیوہ، چار بچیاں اور دو بچے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ دے۔ اور بچگان اور بیوہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نیک راہ پر لگائے رکھے۔

طلباء کے لئے گرمیوں کی چھٹیوں میں خدمت دین کرنے کا سنہری موقع

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقفِ عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔" (روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۷۴ء)

محنت اور مشقت کے بعد کامیابی حاصل ہوتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

کوئی ایسی چیز نہیں جو بغیر محنت کے حاصل ہو۔ پانی اور کھانے پینے سے لے کر بڑی سے بڑی حکومت تک کے تمام کے تمام مقاصد ایسے ہیں جو محنت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ پھر کون نادان ہے جو یہ کہے یا سمجھے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق گھر بیٹھے بغیر محنت اور کوشش کے ہو جائے جبکہ علم۔ دولت۔ عہدہ۔ رتبہ۔ روٹی پانی خود بخود حاصل نہیں ہو جاتے بلکہ ان کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ سے تعلق کس طرح بغیر کوشش کے ہو سکتا ہے اس کے لئے تو بڑی بڑی قربانیاں اور محنتیں کرنی پڑتی ہیں۔ تب انسان کامیاب ہوتا ہے لیکن یہ محنتیں اور کوششیں اس کامیابی کے سامنے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ کچھ بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ مجھے اخبار دل میں اس قسم کی باتیں دیکھ کر حیرت ہوا کرتی ہے کہ فلاں مقام پر ...

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶- ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۱۶- مئی ۱۹۹۳ء

سچّی تعریف

جس طرح ہر بات کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ اصلی اور نقلی اور سچّا اور جھوٹا۔ اسی طرح تعریف کے بھی دو پہلو ہیں۔ سچّی تعریف اور جھوٹی تعریف۔ لوگ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جھوٹی تعریف کرتے ہیں اور بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ تعریف کرتے ہوئے زمین آسمان کے قلابے ملا دئے۔ یعنی جھوٹی تعریف کی اور بہت زیادہ تعریف کی۔ انسانی فطرت کی خامی انسان کو تعریف سے متاثر کرتی ہے بلکہ بہت زیادہ متاثر کرتی ہے۔ انسان خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔

تعریف کرنا کوئی بُری بات بھی نہیں۔ کوئی بُری بات ہے تو وہ جھوٹی تعریف ہے۔ جھوٹی تعریف میں بھی اصل بُرائی جھوٹ کی ہے نہ کہ تعریف کی۔ اور کون نہیں جانتا کہ جھوٹ بُری بات ہے۔ جہاں تک سچی تعریف کا تعلق ہے یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس سے حوصلہ بڑھتا ہے۔ اور جس کی تعریف کی جاتی ہے وہ مزید اچھے کام کرنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو بھی خوشی پہنچانا چاہتا ہے۔ اور دوسروں کے کام بھی آنا چاہتا ہے۔

اگر کوئی جھوٹی تعریف سے خوش ہوتا ہے تو سب سے پہلے تو وہ خود جھوٹا ہے۔ جانتا ہے کہ اس میں وہ خوبی نہیں ہے جس کی تعریف کی گئی ہے پھر وہ دوسروں کو جھوٹ پر اُکساتا ہے۔ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص جھوٹی تعریف سے خوش ہوتا اور ان کے کام کر دیتا ہے تو وہ اور جھوٹی تعریف کرتے ہیں۔ اس طرح جھوٹ پھیلنے لگتا ہے۔

لیکن تعریف کے سلسلے میں ایک نہائت اہم بات یاد رکھنے والی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ کام کرتا ہؤا تو انسان ہی دکھائی دیتا ہے اور اس کی ہم اس کے کام کی وجہ سے تعریف کرتے ہیں لیکن اس سے کام لینے والی ایک اور طاقت ہے جو اسے یہ کام کرنے کی توفیق عطا کرتی ہے۔ وہ توفیق نہ دے تو کام ہی نہ ہوسکے۔ کام ہو بھی جائے تو نتیجہ ہی ٹھیک نہ ہو۔ جو توفیق دیتا ہے دراصل وہی تعریف کے لائق ہے۔

انسان اچھا کام کرے تو اس کی بھی تعریف کیجے۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اصل تعریف کی مستحق خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ پہلے اس کی تعریف کیجے اور پھر اس تعریف کو کام کرنے والے کی طرف لائیں۔ یہی تعریف سچی ہوگی۔

جو وہ کہتے ہیں گو درست نہیں
پھر بھی بڑھتا ہے اعتماد مِرا
وہ سمجھتے ہیں چھا گئے یہ لوگ
ایسا ہونا ہے اعتقاد مِرا

ـــــ ابوالاقبال

قتل کر کے جو مِرے دل کی دُعا لیتے ہیں
آستینوں پہ مِرا خوُن سجا لیتے ہیں

وہ سہاروں کے تصوّر کا زمانہ نہ رہا
اب تو اُشکوں سے بھی ہم جھیل بنا لیتے ہیں

دیکھتے دیکھتے ہو جاتے ہیں کیا سے کیا لوگ
دل بدل لیتے ہیں چہروں کو چھُپا لیتے ہیں

دیکھتے ہیں جو دریچوں سے گلی کا منظر
نقشِ اعزاز وہ سینوں پہ سجا لیتے ہیں

آگ باہر ہو تو کر دیتی ہے اک راکھ کا ڈھیر
جن کے اندر ہے وہ گلزار بنا لیتے ہیں

ہم کو معلوم ہے عرفاں کا گناہوں سے سلوک
ہم تو جی بھر کے گناہوں کی سزا لیتے ہیں

جُرم کس کا ہے نسیم اس پہ وہ کیوں غور کریں
شور بڑھتا ہے تو بس ہم کو بُلا لیتے ہیں

نسیم سیفی

واقفین نو بچوں کی تربیت میں دُعاؤں سے بہت زیادہ کام لیں

حضور انور نے فرمایا:-

"یہ بتانا ضروری ہے کہ سب سے زیادہ زور تربیت میں دُعا پر دینا چاہیئے۔ یعنی ان بچوں کے لئے ہمیشہ دردمندانہ دُعائیں کرنا اور ان بچوں کو دعا سکھانا اور دُعا کرنے کی تربیت دینا تاکہ یہ بچپن ہی سے اپنے رب سے ایک ذاتی گہرا تعلق قائم کر لیں اور اس تعلق کے پھل کھانے شروع کر دیں۔ جو بچہ دُعا کے ذریعہ اپنے رب کے احسانات کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ وہ بچپن ہی سے ایک ایسی روحانی شخصیت حاصل کر لیتا ہے۔ جس کا مربّی ہمیشہ خدا بنا رہتا ہے اور دن بدن اس کے اندر وہ تقدس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو خدا کے سچے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا اور دُنیا کی کوئی تعلیم اور کوئی تربیت وہ اندرونی تقدس انسان کو نہیں بخش سکتی جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں نصیب ہوتا ہے پس ان بچوں کی تربیت میں دُعاؤں سے بہت زیادہ کام لیں خود ان کے لئے دعا کریں اور ان کو دُعا کرنے والے بچے بنائیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۷؍ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

پھر بچوں کے پالنے کا کام ایسا ہے جسمیں بہت کچھ تبدیلی کی ضرورت ہے۔ یورپ میں تو عورتیں بچے کو پنگھوڑے میں ڈال دیتی ہیں۔ چوسنی تیار کر کے اسکے پاس رکھ دیتی ہیں اور مکان کو تالا لگا کر دفتر چلی جاتی ہیں۔ جب بچے کو بھوک لگتی ہے۔ وہ خود چوسنی اٹھا کر منہ سے لگا لیتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں اگر ماں دو منٹ کے لئے بھی بچے سے الگ ہو تو وہ اتنا شور مچاتا ہے۔ کہ آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ماں بچے کو الگ نہیں کرتی اسے ہر وقت اپنے ساتھ چمٹائے پھرتی ہے۔ بچہ پیدا ہوا اور اسے گود میں ڈال لیا۔ اور پھر تین چار سال تک اسے گود میں اٹھائے پھرتی ہے۔ بلکہ ہمارے ملک میں تو پانچ پانچ سال تک لاڈ سے بچوں کو اٹھائے پھرتی ہیں۔ یہ سارے رواج اس قابل ہیں کہ ان کو بدلا جائے۔ جب تم ہمت کر کے ان رسوم کو بدلو گی تو آہستہ آہستہ باقی عورتوں میں بھی تمہارے پیچھے چلنے کا شوق پیدا ہو جائے گا۔ میں نے بتایا ہے کہ سب سے پہلے روٹی پکانے کے طریق میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ عربوں میں بھی بازار سے روٹی منگوانے کا طریق ہے مگر وہاں تنور کی خمیری روٹی ہوتی ہے۔ جتنے ملکوں میں بازار سے روٹی منگوانے کا طریق رائج ہے ان سب میں خمیری روٹی کھائی جاتی ہے۔ پتیری روٹی ہمیشہ تازی ہی پکا کر کھانی پڑتی ہے۔ بہر حال بغیر اس کے روٹی کا سوال حل ہو یہاں عورتیں فارغ نہیں ہو سکتیں۔ اور بغیر اس کے کہ بچہ پالنے کے طریق میں تبدیلی ہو۔ یہاں عورتیں فارغ نہیں ہو سکتیں۔ جب تک بچہ گود میں رہے گا یا ماں بیکار رہنے پر مجبور ہو گی یا بیٹی مجبور رہے گی۔ کام کے لئے فراغت اسے اس وقت تک ہو سکتی ہے۔ جب بچہ کو پیدا ہوتے ہی پنگھوڑے میں ڈال دیا جائے اور پھر وقت پر اسے دودھ پلا دیا جائے گود میں اسے نہ اٹھایا جائے۔

غرض جب تک یہ سوال حل نہیں ہوتا۔ ماں کی زندگی بیکار رہے گی۔ اور جب تک کھانے کا سوال حل نہیں ہوتا۔ عورت کی زندگی بے کار رہے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روزانہ چار وقت کے کھانے کی بجائے صرف دو دفعہ کا کھانا رکھ لیا جائے۔ اور ناشتے کا کوئی سادہ دستور نکالا جائے۔ اور کھانے ایسے تیار کئے جائیں جو کئی کئی وقت کام آ سکیں۔ اور روٹی بازار سے منگوائی جا سکے۔ لیکن اگر صبح شام کھانے پکانے اور برتن مانجھنے کا کام عورت کے ہی سپرد رہے گا۔ تو وہ بالکل بے کار ہو کر رہ جائے گی۔ اور کسی کام کے لئے وقت صرف نہیں کر سکے گی

تقویٰ اللہ سے مصائب و مشکلات سے نجات ملتی ہے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تمہارے لئے فرقان پیدا کر دے گا۔ فرقان کیا ہے۔ اس کے کئی معنے ہیں اوّل وہ چیز جو حق و باطل میں تمیز اور فرق کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے لئے تقویٰ کرنے سے ایسی تدبیریں کی جائیں گی کہ جس بات پر تم قائم ہو۔ اور جس صداقت کو تم پیدا کرنا چاہتے ہو۔ اللہ بڑی زور آور چیزوں سے اس کو لوگوں پر ظاہر کر دے گا۔ اور اس طرح حق و باطل میں کھلا کھلا فرق ہو جائے گا۔ دوم فرقان کے معنی ایسے راستہ کے ہیں جس پر چل کر انسان مصیبتوں، تکلیفوں اور رنجوں سے نکل جائے۔ یعنی اگر تم اللہ کے لئے تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے ایسا راستہ پیدا کر دے گا کہ تم ہر قسم کی مصیبتوں سے بچ کر نکل جاؤ گے۔ واقعہ میں ہر ایک کمزور کے لئے دنیا میں آرام سے رہنے کے لئے یہی ایک راستہ ہوتا ہے کہ وہ طاقتور کا سہارا لے دیکھو ایک کمزور جو چارپائی سے قدم بھی اٹھا نہیں سکتا۔ میلوں کا سفر اس طرح طے کر لیتا ہے کہ اس کے تندرست ساتھی اس کو اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ پس کمزور اور ناطاقت انسان کے لئے مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچنے کا یہی طریق ہے کہ وہ طاقتور کا سہارا لے۔ اسی لئے

باقی ص ۷ پر

یاد رفتگان ـــ محمد یوسف احمدی

حضرت سیّد محمود اللہ شاہ صاحب

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کی سیرت بیان کرنے سے پہلے میں اپنے خاندان کا ذکر کرتا ہوں کہ ہمارا خاندان کیسے احمدی ہوا۔ میرے والد محترم بابو غلام محمد صاحب ۱۸۹۶ء میں کراچی سے ممباسہ کینیا پہنچے۔ اور ریلوے میں ڈرائیوری کی ملازمت شروع کی۔ ۱۸۹۹ء میں نیروبی آ گئے۔ وہاں ۱۹۲۰ء میں سید سراج الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سے ملاقات ہوئی۔ ۱۹۳۵ء میں میرے والد صاحب۔ میری دادی جان۔ میرے دو بھائی محمد امین احمدی۔ محمد افضل خان اور میری دو ہمشیرگان نے اور میں نے (خاکسار محمد یوسف احمدی) بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ میرے والد صاحب نے بیت الذکر نیروبی کے قریب مکان خریدا۔

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب نیروبی کینیا میں ۱۹۲۸ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کے استاد تھے ۱۹۳۵ء میں میری ملاقات حضرت شاہ صاحب سے ہوئی حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۵ء تک جماعت احمدیہ نیروبی کے پریذیڈنٹ بھی رہے۔ آپ بہت ملنسار مہمان نواز اور نہایت پروقار تھے۔ کینیا میں وہ پہلے ایشین تھے جن کو گروپ سکاؤٹ ماسٹر منتخب کیا گیا۔ یہ انہی کی شخصیت تھی کہ ہر طالب علم ان کی بہت عزت کرتا اور خاص محبت رکھتا۔ اس وقت میری عمر ۱۵ سال تھی اور انہی کا طالب علم تھا۔ اور حضرت شاہ صاحب سے انگلش پڑھتا تھا۔ جماعت احمدیہ کی وجہ سے یہ تعلق دن بدن گہرا ہوتا گیا۔ سکول کی زندگی میں حضرت شاہ صاحب بہت شفقت اور پیار سے طالب علموں سے پیش آتے۔ ٹیوشن بھی پڑھاتے اور کبھی معاوضہ نہ لیتے غیر از جماعت غیر مسلم سب ان کی بہت عزت کرتے۔ ہمیشہ ان کے چہرے پر مسکراہٹ ہوتی۔ کبھی چہرے پر ناراضگی ظاہر نہ ہوتی۔

سکول میں جب اپریل اگست اور دسمبر میں ایک ایک ماہ کی چھٹیاں ہوتیں تو چھٹیوں میں صبح نو بجے بیت الذکر تشریف لے آتے۔ میں تقریباً دس بجے بیت الذکر میں ان کے پاس آ جاتا۔ اس وقت حضرت شاہ صاحب اشراق پڑھ کر لائبریری میں مطالعہ فرما رہے ہوتے۔ لائبریری بیت الذکر کے مینار کے نیچے کمرہ میں تھی۔ اور یہ انہوں نے خود اپنی کتب سے بنائی تھی (پھر بعد میں جب ان کی ہمشیرہ صاحبہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی وفات ہوئی تو یہ لائبریری جماعت احمدیہ نیروبی کو دے دی اور مجھے حکم دیا کہ پینٹر کو بلا کر اس کے اوپر ام طاہر لائبریری لکھوا دیں) لائبریری میں حضرت بانی سلسلہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی کتب کا مطالعہ کرتے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں خطوط لکھتے۔ ہمیشہ مجھے نصیحت فرماتے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب پڑھو اور امام جماعت کے ساتھ تعلق رکھو۔ انکساری کا یہ عالم تھا۔ کہ ظہر اور عصر کے وقت مجھے فرماتے کہ امامت کرو حالانکہ میں طالب علم تھا۔ بعض دفعہ میں ان کی خدمت میں عرض کرتا کہ آپ بزرگ ہیں۔ میرے استاد ہیں لیکن پھر بہت شفقت اور انکساری سے فرماتے کہ آپ امامت کرائیں اور مجھے امامت کرانی پڑتی۔ رمضان کے آخری ایام میں اعتکاف بیٹھتے اور کثرت سے جماعت کے لئے دعائیں کرتے۔ ہر اتوار صبح دس بجے مستورات میں اور عصر کی نماز کے بعد مردوں میں قرآن مجید کا درس دیتے۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب درس ہوتا۔ بہت اچھی طرح کھول کر مضمون بیان فرماتے اور سننے والوں کو بہت لطف آتا اور سب بہت توجہ سے سنتے۔ تحریک جدید پر ایسا عمل کرتے کہ جب کسی کے گھر دعوت پر جاتے یا کسی کو دعوت پر بلاتے تو ہمیشہ ایک سالن پکانے کی تلقین کرتے۔ حضرت شاہ صاحب کی شخصیت کا میرے دل پر ایک گہرا اثر تھا۔ ۱۹۴۱ء میں میں نے اپنی وصیت انہی کی نصیحت پر کی۔ پھر بعد میں میں نے اپنے والد صاحب سے درخواست کی تو انہوں نے اشاعتِ دین میں اپنی جائیداد کا ۱/۲ حصہ ادا کر دیا۔ اسی طرح حضرت شاہ صاحب سب کو ادائیگی نماز کی تاکید فرماتے۔ اور فرماتے کہ اگر نماز شروع کرنی ہے تو آج سے بلکہ اسی وقت سے شروع کرو۔ غیر ملکی جماعت کی بہت عزت اور احترام کرتے۔ اور ان سے نہایت محبت کا سلوک فرماتے۔

دسمبر ۱۹۳۹ء میں نیروبی میری ہمشیرہ صاحبہ کے ہاں بیٹا ہوا۔ وہ میرا بھانجا تھا۔ جن کا نام عبد المنان قریشی ہے تو میں نے حضرت شاہ صاحب کو بتایا اور دعا کے لئے درخواست کی اس پر حضرت شاہ صاحب فرمانے لگے کہ میرا بھی ایک بھانجا ہے جس کی عمر اس وقت دس سال ہے اب جب میں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

چھ جہتیں — چھ نظارے

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائیگی شش جہت میں سدا
تیری آوازِ دشمنِ بدنوا، دو قدم دُور، دو تین پل جائے گی

حضرت امام نے یہ شش جہت کی بات کی اس کا کیا مطلب؟ چار جہتوں کی بات تو سمجھ آتی ہے مگر یہ شش جہات کیا ہوا؟ آیئے آپ کو یہ نکتہ سمجھائیں۔ یہ اکتوبر ۱۹۹۲ء کی بات ہے۔ ایک آواز، پر شوکت و پر معارف آواز، کینیڈا کی ایک خوبصورت بیت سے ابھری۔ آسمان کی طرف بلند ہوئی۔ ایک سیارے سے ٹکرائی اور پھر زمین کی طرف لوٹی۔ اور پھر شمال اور جنوب، شرق و غرب میں پہنچ گئی مگر چار سو پھیلنے سے پہلے وہ آواز اوپر کو بھی اٹھی اور نیچے بھی لوٹی اور اس طرح اس نے شش جہات کی بنا رکھی۔ چھ سمتوں کا تصور دیا۔ اسی مناسبت سے آپ کی خدمت میں چھ نظارے پیش کئے جا رہے ہیں۔

ایک آواز دنیا کے کناروں تک

ایک خوبصورت ملک کی خوبصورت سرزمین کے ایک خوبصورت شہر میں ایک خوبصورت سٹیج۔ بڑے بڑے زعماء، علماء ملک کے سیاستدان اور حکمران رونقِ محفل ہیں۔ مگر نہ جانے سٹیج کچھ خالی خالی بے رونق سی کیوں لگ رہی ہے۔ لیجئے رونقِ محفل تشریف لے آئے۔ سفید عمامہ آنکھوں میں محبت کی چمک۔ لبوں پہ تبسم چال میں تمکنت۔ شخصیت بارعب اور پرشفقت۔ جلسہ کا پروگرام شروع ہوا۔ معززین نے ایسی اہم تقریب میں مدعو کئے جانے پر فخر و انبساط کا اظہار کیا۔ صدر جلسہ۔ شمع محفل امام جماعت کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ اور پھر سٹیج سے ایک مسحور کن آواز ابھری۔ الفتیں بکھیرتی نفرتوں کے دامن چاک کرتی ہوئی۔ ایک پیغام۔ امن و آشتی کا پیغام۔ ایک درس۔ درسِ محبت۔ محبتیں بکھیرتی ہوئی صدا بلند ہوئی جو فضاؤں کو چیرتی۔ آسمان کی بلندیوں تک جا پہنچی۔ ایسا پیغام ایسی آواز تو آج تک ان بلندیوں تک نہیں پہنچی تھی۔ آج تک تو ان سیاروں نے سنی نہیں ہوئی تھی۔ آج ان مصنوعی سیاروں کو بھی ایک اعزاز مل رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی توانائیاں اس کی خدمت کے لئے وقف کر دی ہیں اور چشم زدن

میں اس پیغام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دیا۔ آج پہلی بار یہ صوت السماء، یہ آواز چار دانگِ عالم میں سنائی دے رہی ہے

آج پہلی بار پانچوں براعظموں کے ہر شہر اور ہر قریہ میں یہ مسحور کن آواز پہنچ رہی ہے۔ ایک معجزہ رونما ہو رہا ہے جو چشم فلک نے اس سے قبل نہیں دیکھا۔ جلسہ کینیڈا نے ایک سنگِ میل نصب کر دیا۔

فاصلے سمٹ گئے

یہ اکتوبر ۱۹۹۲ء کی بات تھی۔ اب آئیں دسمبر ۱۹۹۲ء تک کا سفر خاموشی سے طے کر لیں۔ ایک اور جلسہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ قادیان پھر مرجع خلائق ہے۔ مگر پھر بھی اس بار وہ چہل پہل نہیں جو کہ پچھلے سال تھی جبکہ ۴۴ سال بعد حضور جلسہ قادیان میں رونق افروز ہوئے تھے۔ مگر پنڈال بھر رہا ہے کوئی نو دس ہزار نفوس۔ عقیدت مند بھی اور وہ بھی جنہیں عقیدتمند دل سے عقیدت ہے سب ہی آن پہنچے۔ بینر لہرا رہے ہیں۔ نعرے گونج رہے ہیں۔ سٹیج پر رونق ہے۔ چہروں پر بشاشت ہے مگر اس کے باوجود نگاہیں متلاشی ہیں۔ کان ایک پیاری آواز سننے کے متمنی ہیں۔ آنکھیں ایک پُرنور چہرے کو نظر بھر دیکھنے کی خواہشمند ہیں۔ مگر حضور تو تشریف نہیں لا رہے۔ پھر یہ انتظار کیسی؟ یہ تمنائیں کیسی؟ یہ خواہشیں کیسی؟ بیتِ اقصےٰ کا مینار کیوں خاموش ہے۔ وہ کیا آس لگائے کیسے نزول کا منتظر ہے؟ وہ دم بخود ہے، خاموش ہے کہ کب ایک مسحور کن آواز کا نزول ہو۔ وہ منتظر ہے ایک معجزہ کا جو رونما ہونے والا ہے۔

آج ایک انوکھی بات، ایک انہونی بات وقوع پذیر ہو رہی ہے۔ جلسہ قادیان کے سامعین کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن کی بیت سے مخاطب ہو رہے ہیں۔ بقول حضرت امام یہ "ایسا عجیب جلسہ ہے ..... جس کی کوئی مثال جب سے کائنات بنی ہے اس سے پہلے چاند اور سورج اور آسمان کے سیاروں نے نہیں دیکھی..."

ایسا عجیب و غریب جلسہ جو لندن سے قادیان کے لئے منعقد کیا جا رہا ہے قادیان کی قوتیں۔ کل عالم کے تمام انسان آج اس جلسہ میں شرکت کی استطاعت پا رہے ہیں آج برقی لہریں، مواصلاتی سیارے، سب خدمت پہ مامور کر دیئے گئے ہیں۔ انہیں یہ فرض سونپا گیا ہے کہ اس آواز کو نہ صرف قادیان کے جلسہ گاہ تک بلکہ دنیا کے کونے کونے تک پہنچا دیں۔ آج ایک انوکھی بات ہو رہی ہے۔ وقت جو ہر شے پر حاوی مسلط ہے، وہ بھی عاجز نظر آتا ہے۔ یہ آواز وقت کی قید سے آزاد ہے۔ کہیں صبح کے دس بجے سنائی دے رہی ہے۔ کہیں شام کے تین بجے اور کہیں رات کے دو بجے۔ آج یہ آواز وقت کو اپنی گرفت میں لئے۔ ساری دنیا پر چھا رہی ہے۔ یہ یقیناً ایک تاریخ ساز لمحہ ہے۔

تجدیدِ عہد

کیا لطف آ رہا تھا ایسے جلسے میں شرکت کا۔ آیئے تھوڑی دیر اور رک جائیں۔ حضور کی تقریر سے قبل کا بھی ایک نظارہ ملاحظہ کریں۔ تین انگریز۔ تین تنزانیہ کے باشندے اور دو پاکستانی لندن کی بیت میں حضور کے سامنے دو زانو بیٹھے ہیں۔ ان کے چہرے دمک رہے ہیں آج انہیں شاید کوئی انعام ملنے والا ہے۔ آج شاید ان کے دل کی کلی کھلنے والی ہے۔ آج انہیں اعزاز مل رہا ہے ایک عالمی جماعت میں شمولیت کا۔ وہ اپنے امام کے تتبع میں ایک عزم دہرا رہے ہیں دین کو بلند کرنے کا۔ ایک صدا اٹھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانے کی۔ گناہوں سے معافی چاہنے کی۔ ایک اعلان ہو رہا ہے زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کرنے کا۔ ایک التجا کی جا رہی ہے اپنا سب کچھ اللہ کے حضور پیش کرنے کی۔ ایک عہد کیا جا رہا ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا۔ مگر فقط یہ آٹھ اشخاص ہی تو یہ الفاظ نہیں دہرا رہے بلکہ یہ دہرائے جا رہے ہیں۔ ناروے اور جرمنی میں۔ پاکستان و ہندوستان میں۔ فجی اور جاپان میں افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ میں کینیڈا اور امریکہ میں۔ غرض ساری دنیا کے کونے کونے سے ایک ہی صدا بلند ہو رہی ہے۔ گورے کیا اور کالے کیا۔ مشرق کے باسی کیا اور مغرب کے مکین کیا۔ سب اللہ کے حضور حاضر ہیں۔ سب ایک بار پھر پیمانِ وفا باندھ رہے ہیں۔ سب کے لبوں پہ دعائیں ہیں جو امام وقت دہرا رہے ہیں۔ دل پگھل رہے ہیں آنکھیں برس رہی ہیں۔ نور چھلک رہا ہے روشنی پھیل رہی ہے۔ کیا روح پرور نظارہ ہے عالمی بیعت کا۔

لندن کی ایک چھوٹی مگر اہم بیت سے ایک صدا ابھری۔ یہ اعلان ہے اس بات کا کہ اللہ بڑا ہے۔ یہ دعوت ہے اس بات کی کہ آؤ ذکر الٰہی میں شامل ہو جاؤ۔ یہ اقرار ہے اس بات کا کہ بس ایک ہی معبود ہے جس کے آگے سر جھکانا ہے۔ ایک مترنم صدا۔ ایک سہانی آواز بلند ہو رہی ہے۔ یہ آج ایک محلے یا ایک شہر تک محدود نہیں بلکہ یہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ یہ تاریک براعظموں میں بھی پہنچے اور بظاہر روشن ملکوں تک بھی پہنچ پاتے۔ تاریک گلیوں میں بھی سنائی دے اور اندھیرے گھروں میں سنی جائے۔ آج ایک عجیب نظارہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اہل ایمان تو چند کونوں میں سمٹے سمٹائے بیٹھے ہیں لیکن یہ آواز تو باقی جگہوں میں بھی سنی جا رہی ہے کیا وہاں بھی کوئی ہے جو اس کے جواب میں دستِ بدعا بن جائے۔ کیا وہاں سے بھی دعا بلند ہو گی؟ یقیناً یہ دعا دنیا کے کونوں کونوں سے بلند ہو رہی ہے۔ کیا روح پرور نظارہ ہے۔ آج دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں۔ کوئی ملک ایسا نہیں۔ کوئی قریہ اور شہر ایسا نہیں جس میں یہ پیغام محبت نہ پہنچ رہا ہو۔ اور کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں دعا نہ کی جا رہی ہو آج کیفیت کچھ ایسی ہے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

ایک نئی زمین کا جنم

لندن کی بیت سے اٹھتی ہوئی یہ آواز ساری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ یہ آواز جنگلوں میں سرسراتی ہوئی پہنچی۔ پہاڑوں کی بلند چوٹیوں کو چھوتی ہوئی آگے نکل گئی۔ ریگستانوں کی تپتی ہوئی ریت کو پیغام دے گئی پانیوں کو ایک سرور دے گئی۔ کیا سحر ہے اس آواز میں کیا جادو ہے؟ زمین نے ایک جھرجھری لی۔ زمین کی کایا پلٹ رہی ہے۔ ایک نئی زمین عالمِ وجود میں آ رہی ہے۔

ایک در بند تو سو کھلے

کچھ مہربانوں کی مہربانی سے ایک محبوب ہستی کو ہم بیت اقصیٰ ربوہ کے منبر پہ دیکھنے سے محروم کر دیئے گئے۔ خشکیاں اور سمندر حائل ہو گئے۔ بظاہر دوریاں بڑھ گئیں۔ نگاہیں ترس گئیں حسرتیں دم توڑتی ہوئی معلوم ہوئیں۔ سال پہ سال بیتتے چلے گئے۔ لمبی جدائی کی اذیت ناقابلِ برداشت ہوتی گئی اور پھر ایک روز کچھ یوں ہوا۔

بس بند کئے آنکھیں تصور میں پڑے ہوں
ایسے میں کوئی چھم سے جو آ جائے تو کیا ہو؟

ٹیلی ویژن کا بٹن گھمایا۔ ایک چھن کی آواز آئی اور یہ کیا؟ وہ مسکراتا چہرہ عین آنکھوں کے سامنے تھا۔ وہ محبوب وجود اتنا قریب تھا۔ وہی مسکراتی آنکھیں وہی متبسم لب، پھولوں کی بارش، علم و فضل کا دریا۔ بے بہا خزانے، وہی دلبرانہ انداز، وہی قربت کا احساس، ہر جگہ بیت کی رونقیں عود کر آئیں۔ آنگن میں پھول برسنے لگے۔

باقی ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کی ۳۷ ویں سالانہ تربیتی کلاس اختتام پذیر ہوگئی

محترم مولانا سلطان محمود احمد صاحب انور نے طلباء کو اختتامی خطاب سے نوازا

ربوہ: ۶ رمئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی ۳۷ ویں سالانہ تربیتی کلاس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ اختتامی تقریب ایوان محمود میں صبح ۸ بجے منعقد ہوئی جس سے محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے خطاب فرمایا اور طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے عہد دوہرائے جانے اور نظم کے بعد مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب ناظم اعلیٰ سالانہ تربیتی کلاس نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس دفعہ کلاس میں پاکستان بھر کے ۳۹ اضلاع کی ۱۵۹ مجالس سے ۴۸۷ طلباء نے شمولیت کی توفیق پائی۔ اور علم دین، معلومات عامہ، نظم و ضبط پابندی اوقات اور نمازوں اور تہجد کی پابندی کے لئے ایک ریفریشر کورس میں دو ہفتے گزارے۔ اس کلاس کا افتتاح ۲۳ راپریل ۱۹۹۳ء کو جمعہ کے بعد ہوا تھا۔

امسال اس کلاس کو یہ تاریخی اعزاز بھی حاصل ہوا کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ راپریل کے خطبہ جمعہ میں طلباء کو نہایت قیمتی نصائح فرمائیں جو طلباء نے ڈش انٹینا کے ذریعے سنیں۔

مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے بتایا کہ بہت سی جگہوں پر میٹرک کے امتحانات ابھی جاری تھے جس کی وجہ سے وہ طلباء شرکت نہ کر سکے۔ جس کی وجہ سے سال گزشتہ کی نسبت تعداد قدرے کم رہی۔ انہوں نے کہا کہ کلاس میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد سے تین مربیان کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جو پوری فرض شناسی سے ہمہ وقت ایوان محمود میں موجود رہ کر اپنے فرائض ادا کرتے رہے۔ دیگر معمول کے پروگراموں کے علاوہ طلباء کو دعوت الی اللہ اور ہائیکنگ کے بارہ میں سلائیڈز دکھائی گئیں اور ایک ممتاز ماہر فلکیات محترم ڈاکٹر صالح الہ دین صاحب نے ایک خصوصی لیکچر دیا اور حضرت بانی سلسلہ کے ایک رفیق حضرت میاں جان محمد صاحب سے طلباء کی ملاقات کرائی گئی۔ ۲۹ اپریل کو پکنک منائی گئی اور ۳۰ راپریل کو طلباء نے ربوہ کی سیر کی جس کے تاثرات مضمون کی صورت میں لکھوائے گئے۔ ۴۵ طلباء نے اس مقابلے میں مضامین لکھے۔

مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے بتایا کہ اس کلاس کا خاص ثمرہ یہ تھا کہ تقریباً ۱۰ طلباء نے زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تدریس کے اختتام پر طلباء کا امتحان لیا گیا جس میں ۳۲۱ طلباء شامل ہوئے جن میں سے ۲۶۴ کامیاب ہوئے اور یوں نتیجہ ۸۲ فیصد رہا۔ امتحان میں مکرم نعیم احمد صاحب باجوہ سیالکوٹ اوّل، مکرم محمود الرحمٰن صاحب طاہر ملتان کینٹ دوم اور مکرم مبشر احمد صاحب شاہد رحمٰن پورہ لاہور سوم رہے۔

ناظم صاحب اعلیٰ کی رپورٹ کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نمایاں اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔

آخر میں مولانا موصوف نے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کا جو نہایت امتیازی اور نمایاں انعام ہے وہ امامت کا نظام ہے۔ ہم اس وقت وہ جماعت ہیں جو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں عالمگیر سطح پر امامت حاصل ہے۔ ہم سارے کے سارے ایک امام کے تابع ہیں اور اسی وجہ سے عالمگیر سطح پر نمایاں ترقی کر رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہم نے اللہ کی رسی کو تھاما ہوا ہے۔ یہ نظام امامت ہے جس کے سربراہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امام احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اسی نظام کی برکت ہے کہ ہم احمدیوں میں اخوت و محبت کا ایک نہ ٹوٹنے والا رشتہ قائم ہے۔ یہ آسمان سے لٹکی ہوئی ایک ایسی رسّی ہے جس کے ذریعے سے زمین والے آسمان تک پہنچ سکتے ہیں اسی کی برکت ہے کہ آج احمدیوں کا اپنے خدا سے زندہ تعلق قائم ہے۔ ہزاروں احمدی ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مولانا موصوف نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ ہی میں سے درجنوں بچے ایسے ہوں گے جن کو اللہ نے سچی خوابیں دکھائی ہوں گی۔ جن کی دعائیں قبول ہوئی ہوں گی۔

مولانا موصوف نے کہا کہ یہ باتیں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میں آپ کو خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کا احساس دلاؤں۔ اس رسی پر صرف ہاتھ ڈال لینا کافی نہیں جب تک آپ اس امام کی اور اس نظام کی کامل اطاعت نہیں کریں گے آپ کو طاقت اور ترقی حاصل نہیں ہوگی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ عبادات میں ترقی کریں۔ وہ بچہ جس کا دل بیت الذکر میں اٹکا رہتا ہے کہ کب وقت آئے اور میں بیت الذکر میں جاؤں اور دعائیں اور عبادات کروں وہ ہے جس نے اس نظام اور امام کی اطاعت کا حق ادا کیا ہے۔ احمدی نوجوانوں کی سوچ فکر اور اٹھنا، بیٹھنا، دوسروں سے الگ اور ممتاز ہونا چاہیئے دوسرے لوگ فلموں اور اداکاروں کا ذکر کریں گے اور آپ اللہ اور اس کی عبادات کا ذکر کرنے والے ہوں گے۔ آپ کو اپنے دل میں یہ بات بٹھا لینی چاہیئے کہ آپ کا ہاتھ عالمگیر جماعت کے امام کے ہاتھ میں ہے۔ آپ کل اس جماعت کے لیڈر بننے والے ہیں اپنی ذمہ داری کو کبھی فراموش نہ کریں۔ آپ کسی کی نقل نہ کریں بلکہ دنیا آپ کے پیچھے آئے اور آپ کے کاموں کی نقل کرے۔ احمدی بچہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ استادوں کی بے ادبی نہیں کرتا، نماز نہیں چھوڑتا، کبھی ہنگامہ یا سٹرائیک میں حصہ نہیں لیتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ سے زندہ تعلق قائم کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعاؤں کے خطوط لکھتے رہا کریں۔

آخر میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے اس کلاس کی غیر معمولی کامیابی اور نظم و ضبط کے اظہار پر اللہ کا شکر ادا کیا اور جملہ کارکنان خصوصاً نظارت اصلاح و ارشاد اور نظارت ضیافت کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں مولانا سلطان محمود صاحب نے دعا کرائی۔

بقیہ: ص۴

اور پھر ایک اور عمارت استوار ہونے لگی۔ اوپن یونیورسٹی کی طرح ایک بے درد دیوار تحقیقی ادارہ وجود میں آگیا۔ ایک حوالہ لندن میں درکار ہے تو کوئی ربوہ میں ورق گردانی کر رہا ہے کوئی امریکہ میں تلاش و جستجو کر رہا ہے اور یہ غوطہ زن چند ہی گھنٹوں میں گہر آبدار پیش کر دیتے ہیں۔

ایک ایسے تحقیقی ادارے کی بنیاد رکھی جا چکی ہے جس کی نہ مثال موجود ہے نہ تصور نے کبھی اتنی بلندیوں تک جرأت لگائی تھی فاصلے سمٹ گئے۔ اداسیاں کم ہوئیں۔ قندیلیں جل اٹھیں۔ نور ہی نور پھیل گیا۔

مضمون تو ختم ہوا۔ نظارے آپ نے ملاحظہ فرمائے مگر اس کا کیا کیجئے کہ فضلوں کی بارش اتنی موسلا دھار ہے۔ بدلتے ہوئے حسین نظاروں کی رفتار اتنی تیز ہے کہ قلم ان کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ نظارے زیادہ حسین۔ زیادہ متنوع، زیادہ ایمان افروز ہوتے جا رہے ہیں۔ کوئی کہاں تک ان کی تصویر کشی کرے آیئے آخر میں ایک اور اجتماع میں شامل ہو جائیں کیا عجب نظارہ ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ ٹرالیاں اور ٹریکٹر لوگوں سے لدے پھندے۔ بڑے تیز تیز ایک سمت جا رہے ہیں۔ چہرے شوق دیدار سے دمک رہے ہیں۔ کان ایک پر معارف کلام سننے کو ترس رہے ہیں۔ دل ایک کیف آور جذبہ سے وجد کر رہے ہیں اور پھر علم و فضل کو اپنی جھولیوں میں بھرنے لگے۔ آخر ہاتھ دعا کے لئے اٹھ گئے۔ مگر یہ ہاتھ صرف اس گاؤں میں ہی نہیں اٹھ رہے بلکہ یکدم سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں نہیں بلکہ کروڑوں ہاتھ ایک شہر سے نہیں۔ ایک ملک سے نہیں۔ ایک براعظم سے نہیں بلکہ حیران و متحیر آسمان نے انہیں ہر سو بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہوتے دیکھا۔ ہاتھ ہی ہاتھ بے شمار ہاتھ دنیا کے ہر کونے سے اٹھ رہے ہیں۔ اور پھر ایک طوفان۔ آسمان پہ دعاؤں کی یلغار۔ آہ و بکا۔ سسکیاں اور التجائیں۔ فضا پہ ایک کیف آور دھند چھا رہی ہے۔ جو سوئے آسمان بلند ہو رہی ہے۔ یہ ہے ایک التجا۔ ایک پیغام۔ ایک درخواست۔ ایک عرضداشت ایک دل سے نکلی ہوئی بات جو یقیناً اثر دکھلائے گی۔

اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

نئی حکومت ـــ دہشت گردی کیخلاف اقدامات

سیکرٹری امور خارجہ شہریار خان نے کہا ہے کہ پاکستان نے کئی ایسے اقدامات کئے ہیں۔ جن سے امریکہ کے اس خیال کی تردید ہو کہ پاکستان دہشت گردی کی پشت پناہی کرتا ہے اور اسلئے یہ ایک دہشت گرد ملک ہے انہوں نے کہا کہ نگران حکومت نے بعض مثبت اقدامات کئے ہیں جن سے وہ امریکہ کی انتظامیہ کو اس بات کا یقین دلانا چاہتی ہے کہ پاکستان دہشت گرد ملک نہیں ہے ہماری کوششیں بارآور ہو رہی ہیں اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ واشنگٹن کسی صورت میں بھی پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار نہیں دے گا۔

انہوں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ غیر ملکی لوگ جو غیر قانونی طور پر پاکستان میں رہ رہے ہیں اُن کے خلاف اپریشن کلین اپ کیا جا رہا ہے وہ لوگ خاص طور پر پشاور میں رہتے ہیں اور یہ ہمارا اقدام ایسا ہے جسے امریکہ یقیناً سراہے گا اور جسکے نتیجے میں امریکہ کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ پاکستان کسی طرح بھی دہشت گرد ممالک کی فہرست میں نہیں آتا۔ حال ہی میں نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے امریکہ کے سفیر مسٹر جان مونجو سے ملاقات کی تھی اور بتایا گیا ہے یہ ملاقات بہت مفید ثابت ہوئی ہے اب امریکہ ہماری پوزیشن بہتر طور پر سمجھتا ہے انہوں نے کہا کہ اس بات کی امید کی جاتی ہے کہ پاکستان کی نئی حکومت دہشت گردی کے معاملے کو پوری طرح ختم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

جب امریکہ کے رویہ کے متعلق اُن سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ امریکہ نے اپنی پوزیشن تو نہیں بدلی وہ باقاعدہ سوچ بچار کر رہا ہے اور اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ مزید دو سال تک اس معاملے کو زیر غور رکھے گا اگرچہ یہ معاملہ بڑا سنجیدگی سے حل کیا جانے والا ہے لیکن اس میں خاصی مشکلات بھی ہیں۔

مسٹر شہریار خان نے کہا کہ امریکہ کی انتظامیہ سے جو حالیہ ایام میں ہماری ملاقاتیں ہوئی ہیں امید ہے کہ فضا بہتر ہو جائے گی ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ امریکہ نے پاکستان کے متعلق بمبئی میں بم پھٹنے کے متعلق کسی خاص خیال کا اظہار نہیں کیا۔ اگرچہ جب بھی اس سلسلے میں پاکستان کا نام آیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان سمجھتا ہے کہ مشرقی پنجاب اور مقبوضہ کشمیر میں پاکستان ہند مخالف لوگوں کی مدد کر رہا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ مزید کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ عنقریب آپ کو سب کچھ پتہ چل جائے گا۔

چین / امریکہ

امریکہ نے چین پر الزام لگایا ہے کہ وہ گذشتہ معاہدوں کے خلاف پاکستان کو زمین سے زمین تک مار کرنے والے میزائیل دے رہا ہے۔ چین نے اس الزام کو مسترد کر دیا ہے۔ نیویارک ٹائمز میں اس سلسلے میں گذشتہ جمعرات کے روز ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی جس پر چینی وزارت خارجہ کے نمائندے نے کہا کہ چین کے ساتھ جو پہلے معاہدات ہو چکے ہیں وہ ان پر عمل کر رہا ہے اور اس نے ان کے خلاف پاکستان کو کچھ نہیں دیا۔ اس نمائندے نے یہ بھی کہا کہ یہ بیان کہ پاکستان کو ایم ۱۱ میزائل دیئے گئے ہیں بے بنیاد ہے۔ چین کے متعلق یہ بھی انہوں نے کہا کہ وہ ان خطوط پر عمل کرتا رہے گا جو پہلے سے طے پا چکے ہیں۔ لیکن ہر وہ کام جو ان معاہدوں میں شامل نہیں ہے اس پر کسی کو کسی قسم کا اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ چین نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر امریکہ اسی طرح الزام لگاتا رہا تو چین اور امریکہ کے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔ امریکہ نے چین کو دھمکی دی ہے کہ اگر وہ معاہدات کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کے ساتھ تجارت کے میدان میں جو دوستانہ سلوک کیا جاتا ہے وہ روک لیا جائے گا۔ جس معاہدے کا ذکر کیا گیا ہے وہ ۱۹۸۷ء میں کیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ میزائلز اور میزائلز کی ٹیکنیک کو برآمد نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ اسی معاہدے پر چین نے فروری ۱۹۹۲ء کو دستخط کئے تھے۔ واشنگٹن میں بتایا گیا ہے کہ سیکرٹری آف سٹیٹ ـــ کرسٹوفر اس سلسلے میں چین سے گفت و شنید کریں گے۔

طب و صحت ـــــ نثار احمد چوہدری

کیلے کے فوائد

امید ہے آپ بفضل خدا بخیریت ہوں گے۔ آپ کی ادارت میں الفضل میں بہت مفید اور متنوع عنوانات کے تحت باتیں شائع ہو رہی ہیں۔ خاکسار اس میں ایک طب و صحت کے بارہ میں کالم کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ گو میں کوئی طبیب یا ڈاکٹر تو نہیں ہوں مگر میں نے ایک طب کی کتاب میں کیلا کے فوائد اور خواص پڑھے ہیں۔ وہاں سے نقل کرکے بھجوا رہا ہوں۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو اخبار میں شائع فرما دیں۔ نیز جماعت کے طبیب حضرات سے درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے قارئین کو ایسی مفید باتیں فراہم کرتے رہا کریں۔ کیلا ایک کثیر الفوائد پھل ہے۔ یہ معدنیات اور حیاتین الف ب۔ ج سے بھرپور ہے۔ یہ اپنے اندر دل کے لئے پوٹاشیم اور ہڈیوں کے لئے کیلشیم کی وافر مقدار رکھتا ہے۔ کیلے میں سوڈیم نہایت لطیف اور کولسٹرول بالکل نہیں ہوتا۔ جن مریضوں کو نمک کی ممانعت ہو ان کے لئے کیلے کا ملک شیک شہد ملا کر دل کی طاقت کے لئے سود مند ہے۔ اس کا استعمال معدے کے السر میں مفید ہونے کے ساتھ ساتھ غذائیت بھی بہم پہنچاتا ہے۔ کیلا گرمی کو دور کرتا ہے پیاس بجھاتا ہے۔ یہ لیکوریا کے لئے شفا بخش اور ماہواری کی زیادتی میں مفید ہے۔ اگر پیٹ میں گیس کی شکایت ہو تو کیلا بطور غذا دینا چاہیئے۔ یہ دماغی تھکان میں سکون بخش ہے۔ بیماری سے اٹھنے کے بعد صحت پذیری کے دوران ٹانک کا کام کرتا ہے خصوصاً جب اسے شہد کے ساتھ پھینٹ لیا جائے۔ یہ معدنیات اور کیلشیم سے بھرپور ہونے کے باعث رکٹس RICKETS یعنی ہڈیوں کے نرم اور ٹیڑھا میڑھا ہونے کی بیماری میں نہایت شفا بخش اثرات کا حامل ہے جس کا ہاضمہ کمزور ہو وہ دن بھر میں دو کیلے لیموں کا رس نچوڑ کر کھلائے پکے ہوئے کیلے اسہال میں شفا بخش ثابت ہوتے ہیں۔ بچوں کے لئے مسلا ہوا کیلا بہترین غذا ہے۔ کیلے سکون بخشی کا کام بھی کرتے ہیں پکے ہوئے کیلے کی چھال جلی ہوئی جلد پر لگانے سے چھالے نہیں اٹھتے اور جلد ہی آرام محسوس ہونے لگتا ہے۔ کیلوں کو کچل کر بطور مرہم پھنسیوں اور کیلوں مہاسوں پر لگانے سے جلد ہی اندمال شروع ہو جائے گا۔ کیلوں اور مہاسوں کے داغ دور کرنے کے لئے عرق گلاب کے ساتھ کیلے کی کریم سی بنا کر چہرے پر لگائیں۔ کچھ دیر لگا رہنے دیں اور پھر پانی سے دھو لیں۔ کیلے کا کثرت سے استعمال کرنے سے دبلا پن دور ہو جاتا ہے۔ کمزور اشخاص کے لئے بہت مفید ہے کیلا پیچش میں بھی از حد مفید ہے۔ آنتوں کے زخموں کا تیر بہدف علاج ہے۔ ذیابیطس کے مریض کے لئے کیلا مفید غذا ہے۔ خشک کھانسی میں کیلے کا استعمال روغن بادام سے بھی کہیں بڑھ کر فائدہ مند ہے۔ گردوں کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ بینائی کو قوت بخشتا ہے۔ بچوں کو چلنے پھرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کی کچی پھلیاں بطور سالن استعمال ہوتی ہیں۔ جو عورتیں اکثر سیلان الرحم یا ورم رحم کا شکار رہتی ہیں وہ اس کا سالن استعمال کریں۔ ہفتہ عشرہ کے استعمال سے رحم کی بیماریوں سے قدرتی طور پر صحت یاب ہو جاتی ہیں۔ بانجھ عورت جو کہ امراض رحم کے باعث اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں وہ ایام سے فارغ ہو کر اس کے پھولوں کا سالن بنا کر تین روز مسلسل استعمال کریں تو (اللہ نے چاہا تو) صاحب ثمر ہو جائیں گی۔ اگر پہلے ماہ ایسا نہ ہو تو تین چار ماہ یہی عمل دہرانے سے (اللہ نے چاہا تو) عورت صاحب اولاد ہو جائیں گی کیلے کی جڑ کے پانی میں سہاگہ اور قلمی شورہ حل کرکے پینے سے پیشاب کھل کر آتا ہے اور پیشاب کی نالیوں کی رکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ کمی خون۔ خرابی جگر اور قبض میں فائدہ بخش ہے۔ کیلے کی پھلی کو چھیل کر رات کو اس کے گودے پر پان والا چونا لگا کر چھلکا گودے پر چڑھا کر رات کو شبنم میں رکھ دیں صبح کو تین دن تک ایسا کیلا نہار منہ استعمال کریں (اللہ نے چاہا تو) یرقان سے شفا ہو جائے گی۔ کیلے کے تنے کا پانی سانپ کے کاٹے کا اکسیری علاج ہے۔ کیلا میں ۲۲ فیصد نشاستہ کی مقدار پائی جاتی ہے جبکہ آٹے کی روٹی میں ۵۰ سے ۵۵ فیصد تک نشاستہ ہوتا ہے۔ یہ پھل ہمارے ملک میں عام اور سستا دستیاب ہے اس کو استعمال میں لا کر فائدہ اٹھائیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے۔" (کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب دارالصدر غربی ربوہ قریباً دو ہفتے سے بعارضہ نخار و سانس کی تکلیف سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب کسی حد تک افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

○ مکرم فیض احمد صاحب (آف گھٹیالیاں) فالج اور دل کی بیماری کیوجہ سے سخت علیل ہیں۔

○ چوہدری اختر نواز صاحب (لاہور) فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم میاں عبدالغفور صاحب دارالنصر وسطی ربوہ کی بیٹی شاہدہ پروین کے پیٹ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ مکرم میاں عبدالحئی صاحب سابق مربی انڈونیشیا کا پراسٹیٹ اور پتھری کا کامیاب اپریشن ۱۰ مئی کو لاہور میں ہو گیا ہے۔

○ مکرم سہیل مشتاق صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد عرصہ دس ماہ سے ٹانگ زیادہ زخمی ہونے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ ابھی چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہیں۔

○ مکرم شیخ سمیع اللہ صاحب آف سفینہ انڈسٹریز فیصل آباد سلسلہ کے دیرینہ خادم ہیں۔ ان کی آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔

○ مکرم محمد ابراہیم حنیف صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی دائیں آنکھ کا اپریشن سرگودھا میں ہوا ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں محمد خان صاحب اشرف سابق معلم وقف جدید یکم مئی ۹۳ء کو بھلوال میں اچانک ہارٹ فیل ہونے سے انتقال کر گئے۔ آپ کا جسد خاکی اسی روز مقامی احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ جماعت احمدیہ بھلوال کے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک نابینا بہن۔ چار لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احباب ان سب کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

نصاب امتحان برائے انصار اللہ

○ انصار اللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی دوم ۹۳ء کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

۱: ترجمہ قرآن کریم پارہ ۷ نصف دوم
۲: کتاب "نجم الہدیٰ" حصہ اول
۳: "بنیادی نصاب"

زعماء کرام تمام انصار کو اس نصاب اور امتحانی پروگرام سے آگاہ کر دیں اور گاہے گاہے یاددہانی کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ انصار کو شریک امتحان کریں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

برائے خدام

○ امسال سالانہ انعامی مقالہ کا عنوان "میرے ضلع میں احمدیت" ہے۔ جسکی آخری تاریخ ۱۶ اگست ۹۳ء ہے۔ اسی طرح سہ ماہی کوم کے لئے مضمون کا عنوان "توکل علی اللہ" ہے جسکی آخری تاریخ ۱۵ جولائی ہے۔ ہر مجلس یہ کوشش کرے کہ کم از کم ایک مضمون یا مقالہ کے ساتھ انعامی مقابلہ میں شمولیت کرے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

○ تمام قائدین اور ناظمین اطفال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مجوزہ پروگرام مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے مطابق "ہفتہ صنعت و تجارت" ۱۴ تا ۲۰ مئی ۹۳ء منایا جا رہا ہے اس کو دعا کے ساتھ کامیاب کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اعلان دارالقضاء

(مکرم فیروز محی الدین قریشی صاحب بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر احمد علی صاحب احمد)

○ مکرم فیروز محی الدین صاحب قریشی آف سویڈن حال مقیم گلشن اقبال کراچی نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم ڈاکٹر احمد علی احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان ۱۲/۴ دارالرحمت غربی ربوہ خاکسار کے نام منتقل کیا جائے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

۱: مکرم فیروز محی الدین قریشی صاحب بیٹا
۲: محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ بیٹی
۳: " نفیسہ توصیف صاحبہ "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تصحیح

الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۹۳ء میں مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی نظم شائع ہوئی ہے اس میں پانچویں شعر کے دوسرے مصرعہ میں کتب کی بجائے کذب پڑھا جائے۔ احباب کرام درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ: صفحہ ۱

سو گز زمین حاصل کرنے کے لئے اتنے ہزار آدمی مارے گئے ہیں اور پھر ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ اس قربانی کے مقابلہ میں ہمیں فائدہ بہت زیادہ ہوا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ جب انعام بڑا ہو تو اس کے حصول کے لئے خواہ کتنی ہی محنت اور مشقت کیوں نہ برداشت کرنی پڑے اس کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ دیکھو علم کے پڑھنے میں کتنا روپیہ اور وقت صرف کیا جاتا ہے اور کس قدر محنت کرنی پڑتی ہے لیکن کیا کبھی کسی نے علم پڑھنا اس لئے بھی چھوڑ دیا ہے کہ اس کے لئے روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے یا محنت کرنی پڑتی ہے ہرگز نہیں کیوں۔ اس لئے کہ اس روپیہ اور محنت کے بعد جو چیز ملتی ہے وہ بہت بیش قیمت ہے اور جہاں انعام بڑا ہوتا ہے۔ وہاں قربانی بھی بڑی کرنی پڑتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ جہاں انعام بڑا ہو اس کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے اس کو بے حقیقت سمجھا جاتا ہے لیکن کوئی خیال نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ جو خالق ہے۔ مالک ہے۔ رزاق ہے۔ وہ مل جائے تو اس کے لئے محنتیں اور تکلیفیں اٹھانا کیا چیز ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۵ء)

بقیہ: صفحہ ۳ کالم ۲

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) اے ایمان والو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ آپ تمہارے لئے مصیبتوں سے بچنے کا راستہ نکالے گا اور تمہیں خود اٹھا کر ہلاکت کے گڑھے سے پار کر دے گا اور (۔) تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپ دے گا۔ انسان میں بہت سی کمزوریاں ہوتی ہیں اور اس کے پچھلے گناہ اس کے راستہ میں حائل ہو کر گمراہ کر دیتے ہیں اس لئے فرمایا کہ اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو نہ صرف یہ ہوگا کہ خدا تمہیں آنے والی مشکلات اور مصائب سے بچائے گا بلکہ تمہیں صداقت کے راستہ سے جو حرصیں اور گناہ روکنا چاہیں گے۔ ان سے بھی محفوظ رکھے گا اور تمہاری پہلی بدیوں کو ڈھانپ دے گا (۔) اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۹ مارچ ۱۹۱۵ء)

بقیہ: صفحہ ۳ کالم ۴

قادیان جاؤں تو تم میرے ساتھ چلنا۔ ان سے ملاؤں گا۔ (یہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق فرمایا تھا) غالباً ۱۹۲۷ء (۱۹۲۵) میں حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے حکم پر استعفیٰ دے کر قادیان تشریف لے گئے۔ آپ نے نیروبی سکول اور جماعت احمدیہ پر اپنا خاص اثر چھوڑا۔

ضرورت برائے ڈرائیور، ورکر، سیلز مین

فیکٹری ہذا وائر کیمیکل کمپنی کو ڈرائیور، ورکر اور سیلز مین کی ضرورت ہے۔ ڈرائیور اور سیلز مین کا دو سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔ درخواستیں اپنے امیر صاحب ضلع یا صدر صاحب محلہ کی تصدیق سے مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۹۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں اور انٹرویو کے لئے اسی روز صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک تشریف لائیں۔

وائر کیمیکل کمپنی کہکشاں کالونی ربوہ / فون فیکٹری: ۶۱۵ گھر: ۳۴۰

ہیڈ آفس:- خالد ناصر ٹریڈرز B/۵۸۰ پیپلز کالونی فیصل آباد

فون دفتر: ۴۷۷۶۴ ـــ ۴۱۷۷۶۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۵ مئی۔ کل سے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ آج بھی بادل ہیں۔ گرمی کی شدت کم ہو گئی ہے۔

○ وزیر اعظم بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ سابق وزیر اعظم نے بہت مال و دولت کمایا ہے ان کا احتساب کریں گے۔ انہوں نے غریب عوام کے لئے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ عوام آئندہ عام انتخابات میں کسی ڈر لالچ یا خوف کے بغیر ایسے نمائندے منتخب کریں جو مسائل حل کریں ایسے لوگوں کو اقتدار سے محروم رکھیں جنہوں نے عوام کو محروم رکھا انہوں نے کہا کہ بیروزگاروں کو جلد ملازمتیں ملنا شروع ہو جائیں گی۔

○ وزیر اطلاعات و نشریات مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ بیجا ہے وفاقی کابینہ متفقہ طور پر انتخابات ملتوی کرنا چاہے پھر بھی صدر ۱۴ جولائی کو ہی انتخابات کرائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کو غلط فہمی ہوئی ہے الیکشن کے بعد نگران حکومت کی جماعتیں ہی قومی حکومت بنائیں گی۔

○ محاسبہ کمیٹی کے چیئرمین مسٹر زاہد سرفراز نے الزام لگایا ہے کہ سابق وزیر اعظم نے قومی خزانے سے صوابدیدی اختیارات کے تحت غیر قانونی طور پر ۴۸ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے خرچ کئے تعمیر وطن پروگرام کے ۵۲ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے اپنے صوابدیدی کوٹے میں منتقل کر دیئے انہوں نے کہا کہ وہ پریس کانفرنس میں میرے ساتھ بیٹھیں میں جو الزام لگاؤں گا اس کا جواب دیں۔

○ سابق وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز نے مسٹر زاہد سرفراز کے جواب میں کہا ہے کہ تعمیر وطن پروگرام کی رقم اپنے صوابدیدی فنڈ میں شامل کر لینا وزیر اعظم کا حق تھا۔ اس رقم سے ان سکیموں کو پورا کیا گیا جو کسی ایم این اے نے منظور نہیں کروائی تھیں۔

○ تاجروں کی ایک تنظیم تاجران ایکشن کمیٹی پنجاب نے کہا ہے کہ تاجر کنونشن مکمل نمائندہ نہیں تھا کوئی غیرت مند تاجر ہڑتال نہیں کرے گا۔

○ پیر صاحب پگاڑا انٹرنیشنل مسلم لیگ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں تین وفاقی وزراء سمیت ۹۰ مرکزی کونسل اجلاس میں شریک ہوئے۔ تمام اختیارات بھی پیر صاحب پگاڑا کو تفویض کر دیئے گئے ہیں۔

○ وفاقی وزیر خزانہ مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ ملکی اقتصادی حالت ۶۵ اور ۷۱ء کی جنگ میں بھی اتنی خراب نہیں تھی جتنی نواز شریف کے دور میں ہوئی اس سال مجموعی قومی پیداوار میں اضافہ ۳ فیصد کم ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ سابق حکمرانوں کی پالیسیوں کے نتائج سے قوم کو آگاہ کریں گے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ ایک چلا گیا دوسرے کو جانا ہو گا اس کی شہرت زیرو ہو گئی۔ پیپلز پارٹی نے بھی اپنی حمایت ضائع کر لی کون الیکشن لڑے گا کون کروائے گا اور کون سی ۱۴ تاریخ کو الیکشن ہوں گے یہ سوچنے کی باتیں ہیں۔

○ گوجرہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ریلوے اسٹیشن کے درمیان تخریب کاروں نے نصف فرلانگ تک ریلوے ٹریک کو اکھاڑ دیا۔ اس وقت ملتان ایکسپریس اور فیصل آباد پسنجر کو روانگی کا سگنل دیا جا چکا تھا۔ اطلاع ملنے پر ٹرینوں کو فوری طور پر روک لیا گیا اس طرح سے دونوں ٹرینیں خوفناک حادثے سے بال بال بچ گئیں۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ قوم ۴۰ برس سے اسٹیبلشمنٹ کے ہاتھوں یرغمال بنی ہوئی ہے۔ اگلے چند ہفتے نہایت اہم ہوں گے انہوں نے کہا کہ ۹۰ روز میں الیکشن ہوتے نظر نہیں آتے۔ ایسے حالات پیدا ہوں گے۔ جن کے نہایت منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ یہ اقتدار کی نہیں جمہوریت کے تحفظ کی جنگ ہے انہوں نے کہا کہ جمہوریت کی چادر اتار لی گئی ہے۔ اگر یہ دوبارہ نہ اڑھائی گئی تو عزت و آبرو بھی لٹ جائے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ منصفانہ الیکشن کرواتے کے لئے الیکشن کمشنر کو فی الفور تبدیل کیا جائے۔

○ پاک افغان سرحد پر اغوا ہونے والے سفارت کاروں کو بازیاب کرا لیا گیا ہے۔ انہوں نے صحافیوں کے سوالوں کے جواب دینے سے انکار کر دیا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور وٹو نے کہا ہے کہ ہم تعمیر و ترقی کے ایک ایسے نئے دور کا آغاز کریں گے کہ لوگ سکون کی نیند سو سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کسی مظلوم کی دادرسی نہ ہوئی تو متعلقہ افسران کے خلاف موقع پر ہی کارروائی ہو گی۔

○ قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس مئی کے آخر میں بلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ پاکستان بینکنگ کونسل، حبیب بنک اور صنعتی ترقیاتی بینک کے سربراہ تبدیل کر دیئے گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت سے کوئی خفیہ سمجھوتہ نہیں ہوا صوبائی اسمبلیاں تڑوانے کے لئے مذاکرات جاری ہیں انہوں نے کہا کہ اگر انتخابات فوج کے ذریعے نہ کروائے گئے تو لوگ اس کے منصفانہ ہونے پر اعتماد نہیں کریں۔ نگران حکومت کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس میں ہمارا کردار محدود ہے ہماری ساری توجہ منصفانہ انتخابات تک محدود ہے

○ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ نگران وزیر اعظم کی پیشکش کا کوئی سر پیر نہیں۔ میں رٹ درخواست واپس نہیں لوں گا۔ قومی اسمبلی کا ٹوٹنا میرا ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ یہ پاکستان کی سالمیت اور جمہوریت کی بقا کا مسئلہ ہے انہوں نے کہا کہ صدر اور کابینہ پورا زور لگا لیں ہمارے دور میں کوئی غلطی نہیں ملے گی

○ کل پاکستان تاجر کنونشن نے ۱۷ مئی کو ملک بھر میں ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے اس روز ملک بھر میں دوکانیں فیکٹریاں اور ٹرانسپورٹ بند رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ کنونشن میں سابق وزیر اعظم پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ کنونشن نے کہا کہ ہم ہڑتال کا وہ طریق اپنائیں گے جس سے معیشت کو نقصان نہیں پہنچتا۔

○ سابق وزیر اعظم کے بھائی میاں شہباز شریف نے خدا کی قسم کھا کر کہا ہے کہ جنرل آصف نواز کی موت پر اچھالی گئی کہانی میں صدر ملوث ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بدعنوانیوں کی تحقیقات کے لئے عدالتی کمیشن مقرر کیا جائے۔

براڈش انٹینا کیلئے رابطہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کیا جاوے

WAZ SATELLITE SYSTEMS

بہترین ریسیور اور ڈش انٹینا

قیمت -/15000

دفتر ۳۰۲۴ فون نمبر دفتر ۲۶۴۴ رہائش ۳۰۲۴

رابطہ:- میاں حفیظ احمد - احمدیہ منزل وزیرآباد - موتی بازار ضلع گوجرانوالہ

راولپنڈی رابطہ:- میاں نصیر احمد - میاں سعید احمد

وقت بعد نماز عشاء فون نمبر ۴۲۹۷۷۱

دل کی امراض اور

HEART CURATIVE SMELL

دل کی جملہ امراض، درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض وغیرہ کا فوری علاج

ہارٹ کیورٹیو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کے لئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر PLUS HEART TONIC SMELL کے مثبت اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیورٹیو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:- ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی - ایم اے - ایل ایل بی - فاضل عربی - مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ - بانی کیورٹیو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش:- کیورٹیو سمیلز انٹرنیشنل

گول بازار ربوہ

فون آفس 771، کلینک 606، رہائش 607